

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

## مسلك سلف ہی اسلام و احکم اور علم ہے

اہل سنت والجماعت، یعنی سلف صالحین، ائمہ محدثین کا عقیدہ و منہج اپنانے میں ہی عافیت ہے، کیونکہ سلف صالحین کا عقیدہ قرآن و سنت سے ماخوذ ہے، جیسا کہ محدث شہیر، امام ابو بکر، احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ، بیہقی (384-458ھ) اور مؤرخ اسلام، حافظ ابو القاسم، علی بن حسن بن ہبۃ اللہ، ابن عساکر (499-571ھ) رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

فَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَمَعُولُهُمْ فِيمَا يَعْتَقِدُونَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ .  
 ”اہل سنت والجماعت کے عقائد کتاب و سنت پر مبنی ہیں۔“

(مناقب الإمام الشافعي للبيهقي، ص: 462، تبیین الکذب المفتری فیما نسب إلى الأشعري لابن عساکر، ص: 345)

ائمہ اہل سنت، یعنی محدثین کرام کے برعکس خلف، یعنی متاخرین و متکلمین کا عقیدہ بشر مرئی اور جعد بن درہم جیسے گمراہوں سے ماخوذ ہے، جس کی لڑیاں یہودیوں تک جا پہنچتی ہیں۔ اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ سلف کا عقیدہ اسلام اور خلف کا عقیدہ احکم و اعلم ہے، ائمہ مسلمین کے اجماعی عقائد کی سراسر مخالفت ہے۔ جس عقیدے کی بنیاد قرآن و حدیث اور فہم سلف پر نہ ہو، احکم و اعلم (ٹھوس اور مبنی بر علم) کیسے ہو سکتا ہے؟

متکلمین نے سلف صالحین کے عقیدہ و منہج کے خلاف عقیدہ گھڑا اور بعض لوگوں نے اس کو احکم و اعلم قرار دے دیا۔ یہ خالص عقیدہ توحید کے خلاف سازش ہے، تاکہ اسلامی عقائد کی شکل مسخ کر دی جائے، قرآن و حدیث پر مبنی عقیدے کا وجود ختم کر دیا جائے اور ائمہ محدثین کے عقائد کے مقابلے میں باطل عقائد کو درست اور صحیح ثابت کیا جائے۔

شیخ الاسلام، ابو العباس، احمد بن عبد الحلیم، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ (661-728ھ) فرماتے ہیں:

وَلَا يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ الْخَالِفُونَ أَعْلَمَ مِنَ السَّالِفِينَ، كَمَا يَقُولُهُ

بَعْضُ الْأَغْيَاءِ، مَمَّنْ لَمْ يَقْدِرْ قَدَرَ السَّلَفِ، بَلْ وَلَا عَرَفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
وَالْمُؤْمِنِينَ بِهِ، حَقِيقَةَ الْمَعْرِفَةِ الْمَأْمُورِ بِهَا، مِنْ أَنَّ طَرِيقَةَ السَّلَفِ أَسْلَمُ  
وَطَرِيقَةَ الْخَلَفِ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْمُبْتَدِعَةَ الَّذِينَ يُفَضِّلُونَ طَرِيقَةَ  
الْخَلَفِ عَلَى طَرِيقَةِ السَّلَفِ، إِنَّمَا أَتَوْا مِنْ حَيْثُ ظَنُّوا أَنَّ طَرِيقَةَ السَّلَفِ  
هِيَ مُجَرَّدُ الْإِيمَانِ بِالْفَاطِ الْفَرَّانِ وَالْحَدِيثِ، مِنْ غَيْرِ فَهْوَ لِيَذَلِكَ، بِمَنْزِلَةِ  
الْأُمِّيِّينَ الَّذِينَ قَالَ فِيهِمْ: ﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ﴾  
(البقرة 2: 78)، وَأَنَّ طَرِيقَةَ الْخَلَفِ هِيَ اسْتِخْرَاجُ مَعَانِي النُّصُوصِ الْمَصْرُوفَةِ  
عَنْ حَقَائِقِهَا بِأَنْوَاعِ الْمَجَازَاتِ وَغَرَائِبِ اللَّغَاتِ، فَهَذَا الظَّنُّ الْفَاسِدُ  
أَوْجَبَ تِلْكَ الْمَقَالَةَ، الَّتِي مَضْمُونُهَا نَبْدُ الْإِسْلَامِ وَرَاءَ الظُّهْرِ، وَقَدْ  
كَذَّبُوا عَلَى طَرِيقَةِ السَّلَفِ، وَضَلُّوا فِي تَصْوِيبِ طَرِيقَةِ الْخَلَفِ،  
فَجَمَعُوا بَيْنَ الْجَهْلِ بِطَرِيقَةِ السَّلَفِ فِي الْكُذْبِ عَلَيْهِمْ، وَبَيْنَ الْجَهْلِ  
وَالضَّلَالِ بِتَصْوِيبِ طَرِيقَةِ الْخَلَفِ.

”یہ بھی ممکن نہیں کہ پہلے گزر جانے والے اہل علم کے مقابلے میں بعد میں آنے والے زیادہ علم والے ہوں۔ بعض بے وقوف قسم کے لوگ جنہیں سلف صالحین کی قدر معلوم نہیں، بلکہ دراصل انہیں اللہ و رسول اور مومنوں کی حقیقی معرفت ہی نہیں، وہ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ سلف صالحین کا منہج زیادہ سلامتی والا ہے، جبکہ خلف (بعد والوں) کا منہج زیادہ علم پر مبنی اور ٹھوس ہے۔ یہ بدعتی اور گمراہ لوگ بعد والے زمانے کے فلسفیوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے منہج کو سلف کے منہج پر فضیلت دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے وہم و گمان کی بنا پر یہ کہہ دیا ہے کہ سلف کا منہج صرف قرآن و حدیث کے ظاہری معانی پر استوار ہوتا ہے اور سلف قرآن و سنت کا فہم نہیں رکھتے، بالکل اُن اُن پڑھ لوگوں کی طرح، جن کے

بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِي﴾ (البقرة 2: 78) (ان [اہل کتاب] میں سے بعض اُن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے سوائے جھوٹی آرزوں کے)، اس کے برعکس خلف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مجاز کی مختلف اقسام اور پیچیدہ قسم کی لغات کے ذریعے ان نصوص کے معانی کا استخراج کرتے ہیں، جن میں حقیقی معنی مراد نہیں ہوتا۔ یہ غلط سوچ ہی اس بات کا موجب ہوئی ہے، جو اسلام کو پس پشت ڈالنے پر مبنی ہے۔ ان لوگوں نے سلف کے منہج کے سلسلے میں دروغ گوئی سے کام لیا اور خلف کے منہج کو درست قرار دینے میں گمراہی کا شکار ہو گئے۔ وہ بیک وقت دو جہالتوں کا شکار ہوئے؛ ایک تو جہالت کے سبب انہوں نے سلف کے منہج پر جھوٹ باندھا، دوسرے وہ خلف کے طریقے کو درست قرار دے کر جہالت و ضلالت میں مبتلا ہوئے۔“

(مجموع الفتاوی: 8/5، الفتاوی الحمویة الکبری: 189-185/5)

شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (691-751ھ) نقل فرماتے ہیں:

قَالَ شَيْخُنَا: وَالْكَلَامُ الَّذِي اتَّفَقَ سَلَفُ الْأَمَةِ وَأَيْمَنُهَا عَلَى ذِمِّهِ، وَذَمَّ أَصْحَابِهِ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ، وَتَجْهِيلُ أَرْبَابِهِ، وَتَبْدِيعُهُمْ، وَتَضْلِيلُهُمْ، وَهُوَ هَذِهِ الطَّرِيقُ الْبَاطِلَةُ، الَّتِي بَنَوْا عَلَيْهَا نَفْيَ الصِّفَاتِ، وَالْعُلُوفِ، وَالْإِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ، وَجَعَلُوا بِهَا الْقُرْآنَ مَخْلُوقًا، وَنَفَوْا بِهَا رُؤْيَا اللَّهِ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ، وَتَكَلَّمُوا بِالْقُرْآنِ، وَتَكَلِّمَهُ لِعِبَادِهِ، وَنَزُولَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، وَمَجِيئَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِفَضْلِ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ، فَإِنَّهُمْ سَلَكُوا فِيهِ طَرِيقًا غَيْرَ مُسْتَقِيمَةٍ، وَاسْتَدَلُّوا بِقَضَايَا مُتَضَمِّنَةٍ لِلْكَذِبِ، فَلَزِمَهُمْ بِهَا مَسَائِلُ، خَالَفُوا بِهَا نُصُوصَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَصَرِيحَ الْمُعْقُولِ، وَكَانُوا جَاهِلِينَ، كَاذِبِينَ، ظَالِمِينَ، فِي كَثِيرٍ مِّنْ مَّسَائِلِهِمْ، وَرَسَائِلِهِمْ، وَأَحْكَامِهِمْ، وَذَلَالَتِهِمْ.

”ہمارے شیخ (ابن تیمیہ رحمہ اللہ) نے فرمایا: علم کلام جس کی اور جس کے سیکھنے والوں کی سلف صالحین نے مذمت کی ہے، اس سے منع فرمایا ہے، جس کے حاملین کو سلف نے جاہل، بدعتی اور گمراہ قرار دیا ہے، اس علم کلام سے مراد وہ باطل اسباب ہیں جن کی بنا پر گمراہوں نے صفات باری تعالیٰ، خصوصاً عَلُوِّ باری تعالیٰ اور استواء علی العرش کی نفی کی ہے، قرآن کریم کو مخلوق قرار دیا ہے، آخرت میں دیدار الہی سے انکار کیا ہے، قرآن کریم کے کلام باری تعالیٰ ہونے کی نفی کی ہے، اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کرنے سے انکاری ہوئے ہیں، ہر رات اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا کی طرف نزول فرمانے اور قیامت کے دن اپنے بندوں کے مابین فیصلے کرنے کے لیے آنے کا بھی انکار کیا ہے۔ گمراہ لوگ اس سلسلے میں غلط راستوں پر چل پڑے اور انہوں نے جھوٹ پر مبنی قصے کہانیوں سے استدلال کرنے کی کوشش کی ہے۔ یوں بہت سے ایسے مسائل ان کے گلے پڑ گئے، جن میں انہوں نے کتاب و سنت اور صریح عقلی اصولوں کی مخالفت کی اور اس طرح وہ اپنے بے شمار مسائل، رسائل، احکام اور دلائل میں جاہل، جھوٹے اور ظالم قرار پائے۔“ (الصواعق المرسلة علی الجہمیة والمعتلة: 4/1266، 1267)

شیخ الاسلام رحمہ اللہ اسی سلسلے میں مزید فرماتے ہیں:

ثُمَّ هَؤُلَاءِ الْمُتَكَلِّمُونَ الْمُخَالَفُونَ لِلسَّلَفِ، إِذَا حَقَّقَ عَلَيْهِمُ الْأَمْرُ، لَمْ يَوْجَدْ عِنْدَهُمْ مِّنْ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللَّهِ، وَخَالِصِ الْمَعْرِفَةِ بِهِ خَبْرٌ، وَلَمْ يَقْعُوا مِنْ ذَلِكَ عَلَى عَيْنٍ وَلَا أَثَرٍ، كَيْفَ يَكُونُ هَؤُلَاءِ الْمُحْجُوبُونَ، الْمُفْضَلُونَ، الْمَنْقُصُونَ، الْمُسْبُوقُونَ، الْحَيَارَى، الْمُتَهَوِّكُونَ، أَعْلَمَ بِاللَّهِ، وَأَسْمَاءُهُ، وَصِفَاتُهُ، وَأَحْكَمَ فِي بَابِ ذَاتِهِ، وَأَيَاتِهِ، مِنَ السَّابِقِينَ الْأَوَّلِينَ، مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ، وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ، مِنْ وَرَثَةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَخُلَفَاءِ الرُّسُلِ، وَأَعْلَامِ الْهُدَى، وَمَصَابِيحِ الدُّجَى، الَّذِينَ بِهِمْ قَامَ

الْكِتَابُ، وَبِهِ قَامُوا، وَبِهِمْ نَطَقَ الْكِتَابُ، وَبِهِ نَطَقُوا، الَّذِينَ وَهَبَهُمُ اللَّهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ مَا بَرَزُوا بِهِ عَلَى سَائِرِ أَتْبَاعِ الْأَنْبِيَاءِ، فَضْلًا عَنْ سَائِرِ الْأُمَمِ، الَّذِينَ لَا كِتَابَ لَهُمْ، وَأَحَاطُوا مِنْ حَقَائِقِ الْمَعَارِفِ، وَبَوَاطِنِ الْحَقَائِقِ، بِمَا لَوْ جُمِعَتْ حِكْمَةُ غَيْرِهِمْ إِلَيْهَا لَاسْتَحْيَا مَنْ يَطْلُبُ الْمُقَابَلَةَ، ثُمَّ كَيْفَ يَكُونُ خَيْرُ قُرُونِ الْأُمَّةِ أَنْقَصَ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ، لَا سِيمَا الْعِلْمِ بِاللَّهِ، وَأَحْكَامِ أَسْمَائِهِ، وَأَيَاتِهِ، مِنْ هَؤُلَاءِ الْأَصَاغِرِ، بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِمْ؟ أَمْ كَيْفَ يَكُونُ أَفْرَاحُ الْمُتَفَلِّسِفَةِ، وَأَتْبَاعِ الْهِنْدِ وَالْيُونَانِ، وَوَرَثَةِ الْمَجُوسِ وَالْمُشْرِكِينَ، وَضُلَّالِ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، وَالصَّابِئِينَ، وَأَشْكَالِهِمْ وَأَشْبَاهِهِمْ، أَعْلَمَ بِاللَّهِ مِنْ وَرَثَةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَهْلِ الْقُرْآنِ وَالْإِيمَانِ.

”سلف صالحین کے مخالف ان متکلمین پر جب کوئی معاملہ آن پڑتا ہے تو ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں صحیح علم اور حقیقی معرفت کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ وہ اس سلسلے میں کسی نص اور حقیقت سے واقف نہیں ہو پاتے۔ یہ بے عقل، نکمے، حقیر، ہارے ہوئے، پریشان اور بہکے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات، اسماء اور صفات کے سلسلے میں زیادہ عالم اور اس کی ذات و آیات کے بارے میں ان سابقون اولون مہاجرین و انصار اور ان کے حقیقی پیروکاروں سے زیادہ ٹھوس کیسے ہو سکتے ہیں، جو انبیائے کرام کے وارث، رسولوں کے جانشین، ہدایت کے مینار اور اندھیری راتوں کے روشن چراغ ہیں۔ وہ لوگ جن کے ذریعے کتاب اللہ محفوظ رہی اور جنہوں نے کتاب اللہ کی حفاظت کی، جن کے بارے میں کتاب اللہ نے بیان کیا اور جنہوں نے کتاب اللہ کی بات کی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم عنایت فرمایا تھا جس کی بنا پر وہ تمام غیر اہل کتاب امتوں پر، بلکہ باقی تمام انبیائے کرام کے پیروکاروں پر بھی فضیلت پا گئے۔ انہوں نے ان ظاہری و باطنی حقائق و معارف کا احاطہ کیا کہ اگر ان کے سامنے باقی

تمام لوگوں کی حکمت کو جمع کیا جائے تو مقابلے کا مطالبہ کرنے والا شرم سے ڈوب مرے۔  
 پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کے بہترین زمانے والے لوگ اپنی نسبت  
 ان حقیر لوگوں سے علم و حکمت میں ناقص کیسے ہو سکتے ہیں، خصوصاً ذات الہی اور اس کی اسماء  
 وصفات کے احکام کے حوالے سے؟ کیا فلسفیوں کی ذریت، ہندوستانی و یونانی تہذیبوں کے  
 پیروکار، مجوسیوں اور مشرکین کے وارث، نیز یہود و نصاری و صابی اور ان جیسے دیگر بے دین  
 لوگوں کے ڈسے ہوئے لوگ، انبیائے کرام کے وارثوں اور اہل قرآن و ایمان سے بڑھ کر  
 اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں؟“ (مجموع الفتاوی: 11/5)

ائمہ اہل حدیث کے مخالفین متکلمین کے بارے میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:  
 وَمِنْ الْمُحَالِ أَنْ يَكُونَ تَلَامِيذُ الْمُعْتَزِلَةِ، وَوَرَثَةُ الصَّابِيِّينَ، وَأَفْرَاحُ  
 الْيُونَانِ، الَّذِينَ شَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْحَيْرَةِ، وَالشَّكِّ، وَعَدَمِ الْعِلْمِ الَّذِي  
 يَطْمَئِنُّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَأَشْهَدُوا اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ عَلَيْهِمْ بِهِ، وَشَهِدَ بِهِ عَلَيْهِمْ  
 الشَّهَادُ، مِنْ أَتْبَاعِ الرُّسُلِ، أَعْلَمَ بِاللَّهِ، وَأَسْمَاءَهُ، وَصِفَاتِهِ، وَأَعْرَفَ بِهِ، مِمَّنْ  
 شَهِدَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَهُمْ بِالْعِلْمِ وَالْإِيمَانِ، وَفَضَّلَهُمْ عَلَى مَنْ سَبَقَهُمْ، وَمَنْ  
 يَجِيءُ بَعْدَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَهَلْ يَقُولُ هَذَا  
 إِلَّا غَيِّ جَاهِلٌ، لَمْ يَقْدِرْ قَدَرُ السَّلَفِ، وَلَا عَرَفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَمَا جَاءَ بِهِ .

’معتزلہ کے شاگرد، بے دین لوگوں کے وارث اور یونانیوں کی ذریت، جو خود اپنے  
 بارے میں پریشانی و شک کی گواہی دیتے ہیں اور اس علم سے بے بہرہ ہونے کے معترف  
 ہیں جس سے دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور انہوں نے اپنی اس حالت پر اللہ تعالیٰ اور  
 اس کے فرشتوں کو گواہ بنایا ہوا ہے، نیز اس سلسلے میں پیغمبروں کے متبعین بھی گواہی دے چکے  
 ہیں، ممکن ہی نہیں کہ ایسے لوگ ان لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے اسماء و

صفات کی معرفت رکھتے ہوں، جن کے علم و ایمان کی گواہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے دے رکھی ہو اور جن کو اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے علاوہ پہلے اور بعد میں آنے والے تمام انسانوں پر فضیلت دی ہو۔ ایسی بات تو کوئی کند ذہن اور جاہل شخص ہی کہہ سکتا ہے، جسے نہ سلف صالحین کی قدر و قیمت کا علم ہے، نہ اسے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کی تعلیمات کی معرفت حاصل ہے۔“ (الصواعق المرسلۃ علی الجہمیۃ والمعتلۃ: 161/1)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اشاعرہ کے رد میں فرماتے ہیں:

وَتَارَةً يَجْعَلُونَ إِخْوَانَهُمُ الْمُتَأَخِّرِينَ أَحَدَقَ وَأَعْلَمَ مِنَ السَّلَفِ، وَيَقُولُونَ: طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَطَرِيقَةُ هَؤُلَاءِ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، فَيَصِفُونَ إِخْوَانَهُمُ بِالْفُضِيلَةِ فِي الْعِلْمِ، وَالْبَيَانِ، وَالتَّحْقِيقِ، وَالْعِرْفَانِ، وَالسَّلَفِ بِالنَّقْصِ فِي ذَلِكَ، وَالتَّقْصِيرِ فِيهِ، أَوِ الْخَطَا وَالْجَهْلِ، وَغَايَتُهُمْ عِنْدَهُمْ أَنَّ يُقِيمُوا أَعْدَارَهُمْ فِي التَّقْصِيرِ وَالتَّفْرِيطِ، وَلَا رَيْبَ أَنَّ هَذَا شُعْبَةٌ مِنَ الرَّفْضِ، فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَكْفِيرًا لِلْسَّلَفِ، كَمَا يَقُولُهُ مَنْ يَقُولُهُ مِنَ الرَّافِضَةِ وَالْخَوَارِجِ، وَلَا تَفْسِيقًا لَهُمْ، كَمَا يَقُولُهُ مَنْ يَقُولُهُ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالزَّيْدِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ، كَانَ تَجْهِيلًا لَهُمْ، وَتَخْطِئَةً، وَتَضْلِيلًا، وَنِسْبَةً لَهُمْ إِلَى الذُّنُوبِ وَالْمَعَاصِي، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِسْقًا، فَزَعَمَا أَنَّ أَهْلَ الْقُرُونِ الْمَفْضُولَةِ فِي الشَّرِيعَةِ أَعْلَمُ وَأَفْضَلُ مِنْ أَهْلِ الْقُرُونِ الْفَاضِلَةِ، وَمِنَ الْمَعْلُومِ بِالضَّرُورَةِ لِمَنْ تَدَبَّرَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَمَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، مِنْ جَمِيعِ الطَّوَائِفِ أَنَّ خَيْرَ قُرُونِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْأَعْمَالِ، وَالْأَقْوَالِ، وَالْإِعْتِقَادِ، وَغَيْرِهَا مِنْ كُلِّ فَضِيلَةٍ، أَنَّ خَيْرَهَا الْقَرْنُ الْأَوَّلُ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، كَمَا ثَبَتَ

ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ، وَأَنَّهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْخَلْفِ فِي كُلِّ فَضِيلَةٍ، مِنْ عِلْمٍ، وَعَمَلٍ، وَإِيمَانٍ، وَعَقْلِ، وَدِينٍ، وَبَيَانٍ، وَعِبَادَةٍ، وَأَنَّهُمْ أَوْلَى بِالْبَيَانِ لِكُلِّ مُشْكِلٍ، هَذَا لَا يَدْفَعُهُ إِلَّا مَنْ كَابَرَ الْمَعْلُومَ بِالضَّرُورَةِ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ، وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ.

”یہ لوگ کبھی اپنے متاخرین ہمنواؤں کو سلف صالحین کے مقابلے میں زیادہ ذہین اور زیادہ علم والے قرار دیتے ہوئے کہنے لگتے ہیں: ’سلف کا منہج زیادہ سلامتی والا ہے، جبکہ ان لوگوں کا منہج زیادہ علم پر مبنی اور زیادہ ٹھوس ہے۔‘ یوں یہ لوگ اپنے ہمنواؤں کو علم، بیان، تحقیق اور معرفت میں سلف پر فضیلت دیتے ہیں، جبکہ سلف صالحین کو اس بارے میں ناقص، کوتاہ یا غلطی و جہالت کے مرتکب قرار دیتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ سے زیادہ (سلف کی عزت و تکریم) یہ کرتے ہیں کہ افراط و تفریط میں ان کے لیے عذر پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ رویہ ایک قسم کا رافضی پن ہے۔ رافضی اور خوارج کہتے ہیں کہ سلف کے بارے میں یہ نظریہ رکھنے سے ان کی تکفیر لازم نہیں آتی، جبکہ معتزلہ اور زید یہ وغیرہ کے نزدیک یہ نظریہ سلف کے فاسق ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔ اگر ان دونوں گروہوں کی اس بات کو مان بھی لیا جائے تو اس نظریے سے کم از کم سلف کی جہالت، گمراہی اور غلطی ثابت ہوتی ہے، نیز ان کی گناہوں کی طرف نسبت ضرور ہو جاتی ہے۔ ان دونوں گروہوں کے خیال کے مطابق شریعت اسلامیہ میں جن زمانوں والوں کو کم تر قرار دیا گیا ہے، وہ علم و فضل میں ان زمانوں والوں سے فائق ہیں، جن کو شریعت اسلامیہ میں برتر قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص کتاب و سنت اور اہل سنت والجماعت کے تمام گروہوں کے اجماعی نظریات پر غور کرتا ہے، اسے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ امت محمدیہ ﷺ میں سے اعمال، اقوال، اعتقاد اور ہر قسم کی فضیلت میں صحابہ کرام کا زمانہ سب سے بہتر تھا، پھر تابعین اور تبع تابعین کے زمانے کا نمبر آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بھی بہت سی سندوں کے ذریعے یہ بات ثابت ہے۔ قرآن و سنت اور اجماع سے یہ بھی ضروری طور پر



معلوم ہو جاتا ہے کہ سلف صالحین ہر فضیلت، مثلاً علم، عمل، ایمان، عقل، دین، بیان اور عبادت میں خلف سے افضل ہیں، نیز ہر مشکل معاملے کو سلجھانے کے وہی زیادہ لائق ہیں۔ اس بات کا انکار صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو ہٹ دھرمی کی بنا پر دین اسلام کے بنیادی عقائد سے منحرف ہو جائے اور جسے اللہ تعالیٰ نے علم رکھتے ہوئے بھی گمراہ کر دیا ہو۔“

(مجموع الفتاویٰ: 4/157,158)

امام محمد بن علی بن محمد، ابن ابو العزحنفی رحمہ اللہ (731-792ھ) سلف صالحین اور ائمہ دین کے مخالفین اہل کلام کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَنَبِيْنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ، فَبِعَتْ بِالْعُلُومِ الْكُلِّيَّةِ، وَالْعُلُومِ الْأَوَّلِيَّةِ وَالْآخِرَوِيَّةِ، عَلَى أَتَمِّ الْوُجُوهِ، وَلَكِنْ كُلَّمَا ابْتَدَعَ شَخْصٌ بِدَعَا تَسْعُوا فِي جَوَابِهَا، فَلِذَلِكَ صَارَ كَلَامُ الْمُتَأَخِّرِينَ كَثِيرًا، قَلِيلَ الْبَرَكَةِ، بِخِلَافِ كَلَامِ الْمُتَقَدِّمِينَ، فَإِنَّهُ قَلِيلٌ، كَثِيرُ الْبَرَكَةِ، (لَا) كَمَا يَقُولُهُ ضَلَالُ الْمُتَكَلِّمِينَ وَجَهْلَتُهُمْ: إِنَّ طَرِيقَةَ الْقَوْمِ أَسْلَمَ، وَإِنَّ طَرِيقَتَنَا أَحْكَمَ وَأَعْلَمَ! وَلَا كَمَا يَقُولُهُ مَنْ لَمْ يَقْدِرْهُمْ مِّنَ الْمُتَسَبِّينَ إِلَى الْفَقْهِ: إِنَّهُمْ لَمْ يَتَفَرَّغُوا لِاسْتِنْبَاطِ الْفَقْهِ، وَضَبَطِ قَوَاعِدِهِ، وَأَحْكَامِهِ، اشْتِغَالًا مِنْهُمْ بِغَيْرِهِ، وَالْمُتَأَخِّرُونَ تَفَرَّغُوا لِذَلِكَ، فَهُمْ أَفْقَهُ!

فَكُلُّ هَؤُلَاءِ مَحْجُوبُونَ عَنْ مَّعْرِفَةِ مَقَادِيرِ السَّلَفِ، وَعُمُقِ عُلُومِهِمْ، وَقِلَّةِ تَكْلُفِهِمْ، وَكَمَالِ بَصَائِرِهِمْ، وَتَالِلهِ مَا امْتَّازَ عَنْهُمْ الْمُتَأَخِّرُونَ إِلَّا بِالتَّكْلُفِ، وَالِاشْتِغَالِ بِالْأَطْرَافِ، الَّتِي كَانَتْ هِمَّةُ الْقَوْمِ مِرَاعَاةَ أَصُولِهَا، وَضَبَطَ قَوَاعِدِهَا، وَشَدَّ مَعَاقِدِهَا، وَهَمَمَهُمْ مُشَمَّرَةً إِلَى الْمَطَالِبِ الْعَالِيَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ، فَالْمُتَأَخِّرُونَ فِي شَأْنٍ، وَالْقَوْمُ فِي شَأْنٍ آخَرَ، وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا. ”ہمارے نبی اکرم ﷺ کو جامع، کامل اور واضح کلمات

عطا فرمائے گئے اور آپ ﷺ کو کلی اور کامل ترین شکل میں دنیاوی و اخروی علوم دے کر مبعوث فرمایا گیا۔ متاخرین نے جب کسی شخص کو کسی بدعت کا مرتکب دیکھا تو اس بارے میں لمبے ترنگے رُودود شروع کر دیے۔ اس طرح متاخرین کی کلام مقدار میں بہت زیادہ اور برکت میں بہت کم رہی۔ اس کے برعکس متقدمین کی کلام مقدار میں بہت تھوڑی اور برکت میں بہت زیادہ تھی۔ گمراہ اور جاہل متکلمین کی یہ بات یکسر غلط ہے کہ سلف صالحین کا منہج زیادہ سلامتی والا ہے، جبکہ ان کا اپنا منہج زیادہ علم پر مبنی اور ٹھوس ہے۔ اسی طرح ان نام نہاد فقیہوں، جن کو سلف صالحین کی قدر معلوم نہیں ہو سکی، ان کی یہ بات بھی صحیح نہیں کہ سلف صالحین کو فقہی استنباطات کرنے اور فقہی قواعد و احکام کی تشکیل کرنے کی اتنی فرصت نہیں ملی، جتنا وہ اور کاموں میں مشغول رہے، جبکہ متاخرین نے ان کاموں کے لیے وقت نکالا، چنانچہ وہی زیادہ فقہ والے ہیں۔ ایسی باتیں کرنے والے تمام لوگ سلف صالحین کی صحیح قدر و قیمت، ان کے علوم کی گہرائی، ان کے عدم تکلف اور ان کی کمال بصیرت سے لاعلم ہیں۔ اللہ کی قسم! متاخرین کو متقدمین سے اگر کسی چیز میں امتیاز حاصل ہے تو وہ تکلف کرنے اور ان چیزوں کی فروعات میں مشغول ہونے میں حاصل ہے کہ سلف کا اہتمام جن کے اصول میں مصروف ہونے، ان کے قواعد کو مرتب کرنے اور ان کے ضوابط کو مقرر کرنے کا تھا۔ سلف صالحین ہر چیز کے بارے میں بلند مقاصد حاصل کرنے کے ارادے رکھتے تھے۔ یوں متقدمین اور متاخرین کی مصروفیات جُدا ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔“ (شرح العقیدة الطحاویة، ص: 82، 83)

مشہور مفسر، علامہ، محمد امین شمس الدین (م: 1393ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَذْهَبَ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَأَحْكَمُ، وَأَعْلَمُ، وَقَوْلُهُمْ: مَذْهَبُ السَّلَفِ أَسْلَمُ إِفْرَارٌ مِنْهُمْ بِذَلِكَ، لِأَنَّ لَفْظَ [أَسْلَمَ] صِغَةُ تَفْضِيلٍ مِنَ السَّلَامَةِ، وَمَا

كَانَ يُفْضَلُ غَيْرَهُ وَيَعُوقُهُ فِي السَّلَامَةِ، فَهُوَ أَحْكَمُ وَأَعْلَمُ، وَبِهِ يَظْهَرُ أَنَّ قَوْلَهُمْ : وَمَذْهَبُ الْخَلْفِ أَحْكَمُ وَأَعْلَمُ، لَيْسَ بِصَحِيحٍ، بَلْ الْأَحْكَمُ الْأَعْلَمُ هُوَ الْأَسْلَمُ، كَمَا لَا يَخْفَى .

”سلف صالحین کا مذہب ہی زیادہ سلامتی والا ہے اور وہی زیادہ ٹھوس اور علم پر مبنی ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ سلف کا مذہب زیادہ سلامتی والا ہے، یہ ان کی طرف سے ہماری ذکر کردہ بات کا اقرار ہے، کیونکہ [اسلم] اسم تفضیل کا صیغہ ہے (یعنی زیادہ سلامتی والا)۔ جو چیز کسی دوسری چیز کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والی اور زیادہ سلامتی والی ہو، وہی زیادہ ٹھوس اور زیادہ علم پر مبنی ہوگی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ خلف کا مذہب زیادہ ٹھوس اور زیادہ علم پر مبنی ہے۔ بلکہ ظاہر ہے کہ جو چیز زیادہ ٹھوس اور زیادہ علم پر مبنی ہو، وہی زیادہ سلامتی والی ہوتی ہے۔“ (آداب البحث والمناظرة: 2/136)

مشہور سلفی عالم، شیخ محمد بن صالح، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م: 1421ھ) فرماتے ہیں:

فَتَبَيَّنَ بِهَذَا أَنَّ هَؤُلَاءِ الْمُحَرِّفِينَ عَلَى ضَلَالٍ، وَأَنَّ مَنْ قَالَ : إِنَّ طَرِيقَتَهُمْ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، فَقَدْ ضَلَّ، وَمِنَ الْمَشْهُورِ عِنْدَهُمْ قَوْلُهُمْ : طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَطَرِيقَةُ الْخَلْفِ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، وَهَذَا الْقَوْلُ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ التَّنَاقُضِ، قَدْ يُوصِلُ إِلَى الْكُفْرِ، فَهُوَ ؛ أَوَّلًا فِيهِ تَنَاقُضٌ، لِأَنَّهُمْ قَالُوا : طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَلَا يُعْقَلُ أَنَّ تَكُونَ الطَّرِيقَةُ أَسْلَمَ، وَغَيْرُهَا أَعْلَمَ وَأَحْكَمَ، لِأَنَّ الْأَسْلَمَ يَسْتَلْزِمُ أَنَّ يَكُونَ أَعْلَمَ وَأَحْكَمَ، فَلَا سَلَامَةَ إِلَّا بِعِلْمٍ بِأَسْبَابِ السَّلَامَةِ، وَحِكْمَةٍ فِي سُلُوكِ هَذِهِ الْأَسْبَابِ، ثَانِيًا : أَيْنَ الْعِلْمُ وَالْحِكْمَةُ مِنَ التَّحْرِيفِ وَالتَّعْطِيلِ؟ ثَالِثًا : يَلْزَمُ مِنْهُ أَنَّ يَكُونَ هَؤُلَاءِ الْخَالِفُونَ أَعْلَمَ بِاللَّهِ مِنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، لِأَنَّ

طَرِيقَةُ السَّلَفِ هِيَ طَرِيقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، رَابِعًا :  
 أَنَّهَا قَدْ تَصِلُ إِلَى الْكُفْرِ، لِأَنَّهَا تَسْتَلْزِمُ تَجْهِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَتَسْفِيَهُ، فَتَجْهِيلُهُ ضِدُّ الْعِلْمِ، وَتَسْفِيَهُ ضِدُّ الْحِكْمَةِ، وَهَذَا خَطَرٌ  
 عَظِيمٌ، فَهَذِهِ الْعِبَارَةُ بَاطِلَةٌ، حَتَّى وَإِنْ أَرَادُوا بِهَا مَعْنَى صَحِيحًا، لِأَنَّ  
 هَؤُلَاءِ بَحَثُوا، وَتَعَمَّقُوا، وَخَاضُوا فِي أَشْيَاءَ، كَانَ السَّلَفُ لَمْ يَتَكَلَّمُوا  
 فِيهَا، فَإِنَّ خَوْضَهُمْ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ هُوَ الَّذِي ضَرَّهُمْ وَأَوْصَلَهُمْ إِلَى  
 الْحَيْرَةِ وَالشَّكِّ، وَصَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ : « هَلَكَ  
 الْمُتَنَطِّعُونَ » (صحيح مسلم : 2670)، فَلَوْ أَنَّهُمْ بَقُوا عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ السَّلَفُ  
 الصَّالِحُ، وَلَمْ يَتَنَطَّعُوا، لَمَا وَصَلُوا إِلَى هَذَا الشَّكِّ، وَالْحَيْرَةِ، وَالتَّحْرِيفِ .

”اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ صفاتِ باری تعالیٰ میں تحریف کرنے والے یہ لوگ  
 گمراہی پر ہیں۔ جو شخص کہتا ہے کہ ان محرفین کا طریقہ زیادہ علم پر مبنی اور ٹھوس ہے، وہ بھی  
 گمراہ ہے۔ ان کا یہ قول مشہور ہے کہ سلف صالحین کا منہج زیادہ سلامتی والا جبکہ متاخرین کا منہج  
 زیادہ علم پر مبنی اور ٹھوس ہے۔ یہ قول متناقض ہونے کے ساتھ ساتھ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ اس  
 سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ متناقض ہے، خود وہ کہتے ہیں کہ سلف کا زیادہ سلامتی والا  
 ہے۔ یہ بات کیسے معقول ہو سکتی ہے کہ زیادہ سلامتی والا منہج تو سلف کا ہو، لیکن زیادہ علم پر مبنی  
 اور ٹھوس وہ منہج ہو جو ان کے خلاف ہو؟ زیادہ سلامتی والا ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ وہی  
 زیادہ علم پر مبنی اور زیادہ ٹھوس بھی ہو۔ سلامتی تو اسی وقت ہوگی جب سلامتی کے اسباب کا علم  
 ہوگا اور ان اسباب کو اپنانے میں حکمت بھی ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ صفاتِ باری تعالیٰ  
 میں تحریف اور تعطیل کرنے میں کون سا علم اور کون سی حکمت پنہاں ہے؟ تیسری بات یہ ہے  
 کہ اس نظریے سے متاخرین کا رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام سے زیادہ معرفت  
 الہی کے حامل ہونا لازم آتا ہے، کیونکہ سلف کا طریقہ تو وہی تھا جو نبی اکرم ﷺ اور آپ کے

اصحاب کا تھا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ یہ نظریہ کفر میں دھکیل دیتا ہے، کیونکہ اس سے (معاذ اللہ!) نبی اکرم ﷺ پر جہالت و عدم حکمت کا فتویٰ لازم آتا ہے، کیونکہ علم نہ ہونا جہالت اور حکمت نہ ہونا عدم حکمت ہے (اگر نبی اکرم ﷺ کے پاس علم و حکمت تھی تو سلف صالحین اسی منہج پر چل کر اس سے خالی کیوں تھے؟)۔ لہذا یہ بہت خطرناک اور باطل عبارت ہے، اگرچہ وہ اس سے کوئی صحیح معنی مراد لیتے ہوں، کیونکہ ان متاخرین نے ان چیزوں میں بحث و تفتیش اور غور و فکر شروع کیا ہے، جن کے بارے میں سلف صالحین نے کلام نہیں فرمائی۔ ان چیزوں میں غور و فکر نے انہیں نقصان سے دوچار کرتے ہوئے حیرانی و شک میں مبتلا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ» (غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے) (صحیح مسلم: 2670)۔ اگر یہ لوگ سلف صالحین کے منہج پر ہی قائم رہتے اور غلو سے کام نہ لیتے تو وہ اس پریشانی و شک کی دلدل میں نہ گرتے۔“ (القول المفید علی کتاب التوحید، ص: 672، 671)

قوام السنۃ، امام، ابوالقاسم، اسماعیل بن محمد، اصہبانی رحمہ اللہ (م: 535ھ) فرماتے ہیں:

وَأَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ لَمْ تَتَعَدَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَإِجْمَاعَ السَّلَفِ الصَّالِحِ، وَلَمْ تَتَّبِعِ الْمُتَشَابِهَ، وَتَأْوِيلَهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ، وَإِنَّمَا اتَّبَعُوا الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ، وَمَا أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بَعْدَهُمْ قَوْلًا وَفِعْلًا، فَمَا مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَلَا أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ، فَهُوَ مُحَدَّثٌ.

”اہل سنت والجماعت کتاب و سنت اور سلف صالحین کے اجماع سے تجاوز نہیں کرتے، نہ ہی فتنہ پروری کے لیے مشابہات اور ان کی تفسیر کے پیچھے پڑتے ہیں۔ وہ قول و فعل میں صرف صحابہ و تابعین اور بعد کے مسلمانوں کے اجماع کے پیروکار ہیں۔ بعد کے لوگوں نے جن معاملات میں اختلاف کیا ہے اور کتاب و سنت میں ان کی کوئی دلیل نہیں، نہ اس پر امت کا اجماع ہوا، وہ بدعت ہیں۔“ (الحجۃ فی بیان المحجۃ 2/410)

